رجسٹرڈ ڈیل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ڈیل نمبر ۲۲۹۶

انتظار ہے پیغام حق کا منتظر

ایڈیٹر سید قاسم علی احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء مطابق ۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۲ھ | نمبر ۱۶

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ بام پور میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور صحت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

(۲) آج کل روزانہ کسی قدر بارش ہو جاتی ہے۔ حالت موسم خوشگوار ہے۔ فصل خریف اچھی ہے۔

(۳) جن دوستوں نے فاروق کے وی پی وصول کرنے سے بار بار انکار کر دیا ہے۔ ان کو ان کا اخلاقی فرض یاد دلا کر ادائیگی چندہ کی طرف توجہ کیا جاتا ہے۔

(۴) سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ ۲۴ جولائی کو پونچھ تبلیغی جلسہ کیواسطے تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کے ہمراہ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد اور مولوی محمد عمر صاحب مہتہ مولوی فاضل۔ گیانی واحد حسین صاحب بھی ہیں۔ احباب انکی کامیابی اور بخیریت واپسی کی دعا فرماتے رہیں۔

(۵) فاروق کی اشاعت بہت کم ہو رہی ہے۔ احتمال ہے کہ فاروق کو بند نہ کرنا پڑے۔ کیا آپ اس ذمہ کو اپنے اوپر

چندہ کشمیر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا

تازہ ارشاد

موجودہ نازک وقت میں تحریک کشمیر کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ ہر احمدی جماعت اور ہر احمدی فرد کا فرض ہے۔ کہ اس طرف خاص توجہ کرے اس وقت کم و بیش تین ہزار روپیہ ماہوار کی ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام جماعتیں ہر قسم کی سستی کو چھوڑ کر نہ صرف اپنے آدمیوں سے بلکہ دوسروں سے بھی جو تحریک کشمیر کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہوں۔ چندہ لینے میں پوری کوشش اور تن دہی سے کام لیں گے۔ تحریک کشمیر کے سلسلہ میں یہ خاص وقت ہے اور خاص توجہ چاہتا ہے۔ والسلام

خاکسار:- میرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان ۲۸ رجولائی ۱۹۳۳ء

کلام الامام امام الکلام

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ویدوں کا پرمیشور

"اب ہم اسی پیمانہ سے آریہ مذہب کو ناپنا چاہتے ہیں۔ کہ آیا وہ سچے اور کامل اور واحد لا شریک خدا کو مانتے ہیں۔ یا اس سے برگشتہ ہیں۔ پس واضح ہو۔ کہ اوّل علامت خدا شناسی کی توحید ہے۔ یعنی خدا کو اس کی ذات میں اور صفات میں ایک ماننا۔ اور کسی خوبی میں اس کا کوئی شریک قرار نہ دینا۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماجی لوگ ذرّہ ذرّہ کو خدا تعالیٰ کی ازلیت کی صفت میں شریک قرار دیتے ہیں۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ اپنے وجود اور ہستی میں کسی خالق کا محتاج نہیں۔ اسی طرح ان کے نزدیک جیو یعنی روح اور پرمانو یعنے ذرات اجسام بھی اپنے وجود اور ہستی میں کسی خالق کی طرف محتاج نہیں۔ بلکہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ قدیم اور انادی ہیں۔ اور اپنے وجود کے آپ ہی خدا ہیں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اس عقیدہ کے رُو سے نہ خدا کی توحید باقی رہتی ہے۔ نہ اس کی عظمت میں سے کچھ رہ سکتا ہے۔ بلکہ اس صورت میں اس کی شناخت پر کوئی دلیل بھی قائم نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ صانع اپنے مصنوعات سے ہی شناخت ہوتا ہے۔ پس جبکہ روحوں اور جسموں کی تمام قوتیں خود بخود اور قدیم ہیں۔ تو پھر خدا کے وجود پر کونسی دلیل قائم ہوئی۔ اور عقل انسانی نے کیونکر سمجھ لیا۔ کہ وہ موجود ہے۔ یہ کہنا بے جا ہے۔ کہ وہ ان ذرات کو جوڑتا ہے۔ اور روح اور جسم کو تعلق بخشتا ہے۔ اور اسی سے وہ پہچانا جاتا ہے۔ کیونکہ صرف جوڑنے سے کوئی شخص خدا نہیں کہلا سکتا۔ وجہ یہ کہ اگر صرف جوڑنے سے کوئی خدا کہلا سکتا ہے۔ تو اس صورت میں تو تمام نجار اور معمار خدا کہلا سکتے ہیں۔ کیونکہ جوڑنے کا کام تو انہیں بھی آتا ہے۔ دیکھو حال کے زمانہ میں کیسی کیسی عمدہ صنعتیں یوروپ کے صناعوں نے ایجاد کی ہیں۔ یہاں تک کہ مادر زاد اندھوں کے دیکھنے کے لئے بھی ایک آلہ نکالا ہے۔ اور آئے دن کوئی نہ کوئی نئی صنعت نکال لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک قسم کے مردہ جانوروں میں روح ڈالنے کا طریق بھی انہوں نے ایجاد کیا ہے۔ یعنی جب کوئی جانور ایسے طور سے مر جائے۔ جو اس کے اعضاء رئیسہ کو صدمہ نہ پہنچے۔ اور اس کی موت پر کچھ زیادہ عرصہ بھی نہ گذرے۔ تو وہ اس کو اپنی حکمت عملی سے دوبارہ زندہ کرتے ہیں۔ گو حقیقی طور پر وہ زندگی نہیں ہوتی۔ تاہم اعجوبہ نمائی میں کیا شک ہے۔ امریکہ میں آج کل یہ عمل کثرت سے پھیل رہا ہے۔ مگر کیا ایسی صنعتوں سے وہ خدا کہلا سکتے ہیں؟

پس اصل بات یہ ہے۔ کہ خدا کی قدرت میں جو ایک خصوصیت ہے۔ جس سے وہ خدا کہلاتا ہے۔ وہ روحانی اور جسمانی قوتوں کے پیدا کرنے کی خاصیت ہے۔ مثلاً جاندداروں کے جسم کو جو اس نے آنکھیں عطا کی ہیں۔ اس کام میں اس کا اصل کمال یہ نہیں ہے۔ کہ اُس نے یہ آنکھیں بنائیں۔ بلکہ کمال یہ ہے۔ کہ اُس نے ذرات جسم میں پہلے سے ایک پوشیدہ طاقتیں پیدا کر رکھیں تھیں۔ جن میں بینائی کا نور پیدا ہو سکے۔ پس اگر وہ طاقتیں خود بخود ہیں۔ تو پھر خدا کچھ بھی چیز نہیں ہے۔ کیونکہ بقول شخصے کہ گھی سنوارے سالنا بڑی بہو کا نام۔ اس بینائی کو وہ طاقتیں پیدا کرتی ہیں خدا کو اس میں کچھ دخل نہیں۔ اور اگر ذرات عالم میں وہ طاقتیں نہ ہوتیں۔ تو خدائی بیکار رہ جاتی۔ پس ظاہر ہے۔ کہ خدائی کا تمام مدار اس پر ہے۔ کہ اس نے روحوں اور ذرات عالم کی تمام قوتیں خود پیدا کی ہیں۔ اور کرتا ہے۔ اور خود ان میں طرح طرح کے خواص رکھے ہیں۔ اور رکھتا ہے۔ پس یہی خواص جوڑنے کے وقت اپنا کرشمہ دکھلاتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے خدا کے ساتھ کوئی موجد برابر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ گو کوئی شخص ریل کا موجد ہو یا تار کا یا فوٹو گراف کا یا پریس کا۔ یا کسی اور صنعت کا اس کو اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ ان قوتوں کا موجد نہیں۔ جن قوتوں کے استعمال سے وہ کسی صنعت کو طیار کرتا ہے۔ بلکہ یہ تمام موجد بنی بنائی قوتوں سے کام لیتے ہیں۔ جیسا کہ انجن چلانے میں بھاپ کی طاقتوں سے کام لیا جاتا ہے۔ پس فرق یہی ہے۔ کہ خدا نے عنصر وغیرہ میں یہ طاقتیں خود پیدا کی ہیں۔ مگر یہ لوگ خود طاقتیں اور قوتیں پیدا نہیں کر سکتے۔ پس جب تک خدا کو ذرات عالم اور ارواح کی تمام قوتوں کا موجد نہ ٹھیرایا جائے۔ تب تک خدائی اس کی ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور اس صورت میں اس کا درجہ ایک معمار یا نجار یا حداد یا گلگو سے ہرگز زیادہ نہیں ہوگا۔ یہ ایک بدیہی بات ہے۔ جو ردّ کے قابل نہیں۔ پس دانشمند کو چاہیئے۔ کہ سمجھ کر جواب دے کہ بغیر سمجھ کے جواب دینا صرف بکواس ہے +

یاد رہے کہ آریہ ورت میں مذہب قدیم جس پر کروڑہا انسان پائے جاتے ہیں سناتن دھرم ہے۔ اگرچہ اس مذہب کو عوام نے بگاڑ دیا ہے۔ اور مورتی پوجا اور دیویوں کی پرستش اور بہت سی مشرکانہ بدعتیں اور اوتاروں کو خدا سمجھنا گویا اس مذہب کی جزو ہو گیا ہے۔ لیکن ان چند غلطیوں کو الگ کر کے بہت سی عمدہ باتیں بھی اس مذہب میں موجود ہیں۔ اسی مذہب میں بڑے بڑے رشی اور منی اور جوگی ہوتے رہے ہیں۔ اور نیز اس مذہب میں بڑے بڑے تپسی اور ریاضت کرنیوالے پائے گئے ہیں۔ اب اگر کوئی چاہے قبول کرے یا نہ کرے۔ لیکن جس مذہب کو پنڈت دیانند نے پیش کیا ہے۔ اس میں وہ روحانیت نہیں ہے۔ جس کو سناتن دھرم کے بزرگوں نے پایا تھا۔ گو آخر کار شرک کو اپنے عقائد میں ملا کر اس روحانیت کو کھو دیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہودی مشن

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

(بسلسلہ گذشتہ)

(از ماسٹر محمد علی صاحب اظہر)

جھوٹ ۱۰۔ مرزا صاحب کا بیان ہے، کہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے۔ کہ اگرچہ اس اُمت کے بعض افراد مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں۔ اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف کیا جائے۔ اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں۔ وہ شخص نبی کہلاتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۳۹ ابو عبیدہ ؓ مرزائی دوستو۔ مکتوبات کو میں نے خود پڑھا۔ وہاں محدث لکھا ہے۔ یقیناً اپنی نبوت کے ثبوت میں مجدد صاحب کی پناہ لینے کیلئے افترار محض سے کام لیا ہے۔ کیونکہ جب محدث ہونے کا دعویٰ تھا۔ اس وقت یہ حوالہ نقل کرتے وقت محدث لکھا کرتے تھے (دیکھو ازالہ اوہام ص۹۱۵۔ تحفہ بغداد ص۲۱) کیا اب بھی مرزا صاحب کی کذب بیانی کا یقین نہیں آئے گا؟

اظہر۔ آپ اپنی مزورانہ چال کو کسی جگہ بھی نہیں چھوڑتے۔ یہاں بھی وہی دھوکا دہی کا طریق ہی اختیار کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی خاص مکتوب کا حوالہ نہیں دیا۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حقیقۃ الوحی ص۳۹ کی عبارت لکھتے وقت مجدد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی مکتوب سے نقل نہیں کی گئی۔ بلکہ ایک مفہوم ہے۔ جو مکتوبات کے مطالعہ کی وجہ سے حضرت اقدس کے حافظہ میں موجود ہے۔ اسے حضرت اقدس نے اپنے الفاظ میں ادا کر دیا ہے۔ مگر آپ نے اس مفہوم کو ازالہ اوہام ص۹۱۵ اور تحفہ بغداد ص۲۱ کی طرف منسوب کر دیا ہے اور یہی آپ کی دھوکا دہی ہے۔ کیونکہ میں نے خود پڑھا ہے۔ کہ ازالہ اوہام ص۹۱۵ کے جس حوالہ کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش نہیں کیا بلکہ سید احمد خاں صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی بانی علی گڈھ کالج نے الہام کی نسبت جو اپنا خیال ظاہر کیا ہے۔ اس کی تردید میں بزرگان سلف کی تحریروں سے بعض حوالہ جات پیش کئے ہیں۔ جن میں سے ایک وہ بھی ہے۔ اور آپ کا اس کی نسبت یہ لکھنا کہ جب محدث ہونے کا دعویٰ تھا۔ اس وقت یہ حوالہ نقل کرتے وقت محدث لکھا کرتے تھے لا محض افترار ہے۔ اور حقیقۃ الوحی ص۳۹ کی عبارت میں بھی اس حوالہ کی طرف بالکل اشارہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں محدث کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اور حضرت اقدس نے اپنے آپ کو نبی کے مقام پر پیش کیا ہے۔ لہذا معلوم ہوا۔ کہ یہاں اور حوالوں کی طرف اشارہ ہے۔ جن میں نبوت کے مقام کا ذکر ہے۔ حضرت اقدس کا اشارہ جن مکتوبات کی طرف ہے۔ ان میں سے چند یہاں لکھے جاتے ہیں ؎

---

(۱) مکتوب ۳۰ جلد اوّل ؎ نبوت عبارت از قرب الٰہی است" پس از قرب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتحیاۃ سہم تابعان را ہم نصیب بود و علوم و معارف و کمالات آں مقام بطریق وراثت نیز نصیب تابعان باشد۔ پس حصول کمالات نبوت مر تابعان را بطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت ختم الرسل علیہ و علیٰ جمیع الانبیاء الرسل الصلوٰۃ والتحیات منافی خاتمیت او نیست علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام فلا تکن من الممترین۔ یعنی نبوت سے مراد قرب الٰہی ہے۔ اور انبیا کے قرب سے کامل پیروی کرنے والوں کو بھی حصہ ملتا ہے اور علوم و معارف اور کمالات۔ اس مقام نبوت کے وراثت کے طور پر پیروی کرنے والوں کو ملتے ہیں۔ پس کمالات نبوت کا حصول بطریق تبعیت و وراثت پیروی کرنے والوں کے لئے خاتم الرسل کی بعثت کے بعد خاتمیت کا منافی نہیں ؎

---

(۲) جلد اوّل مکتوب ۳۲ میں تحریر کیا ہے۔ ایں نسبت از گزشتہ اصحاب کرام در حضرت مہدی علیہ السلام بروجہ اتم ظہور خواہد یافت انشاء اللہ از مشائخ طبقات رحمہم اللہ سبحانہ کم کسے ازیں مقام خبر دادہ است تکیف کہ از علوم و معارف آں سخن کردہ باشد۔ یعنی اصحاب کرام بھی اس نعمت سے مشرف تھے۔ اور بروجہ اتم و اکمل یہ نسبت حضرت مہدی علیہ السلام میں ظاہر ہو گی۔ انشاء اللہ۔ اور مشائخ طبقات اللہ ان پر رحم کرے میں سے کم ہی کسی نے اس مقام کی خبر دی ہے۔ کجا یہ کہ اس مقام کے علوم و معارف کے متعلق بات کی ہو ؎

---

(۳) جلد اوّل مکتوب ۲۶۔ و تبع تابعین نیز ایں دولت بر سبیل قلت سرایت کردہ است۔ بعد ازاں روبا ستتار آوردہ است۔ و غلبہ کمالات ولایت ظلی جلوہ کم گشتہ۔ اما امید است کہ بعد از مضی الف ایں دولت از سر تازہ گردد۔ و غلبہ و شیوع پیدا کند۔ و حضرت مہدی علیہ الرضوان بظاہر و باطن مروج ایں نسبت علیہ باشد۔ اور تبع تابعین میں بھی اس مقام نے قلت کے طور پر سرائت کی ہے۔ اس کے بعد چھپ گیا ہے۔ اور کمالات ولایت ظلی کا غلبہ جلوہ گر ہو گیا ہے۔ مگر امید ہے کہ ہزار سال گذرنے کے بعد یہ مقام نئے سرے سے تازہ ہو جائے گا۔ اور غلبہ اور شیوع پیدا کریگا۔ اور حضرت مہدی علیہ الرضوان ظاہر اور باطن میں اس مقام کے رواج دینے والے ہونگے ؎

---

(۴) جلد اوّل مکتوب ۲۷۲ چوں محض فضل خداوندی جل سلطانہ بحقیقت شریعت متحلی گشت۔ و اسلام حقیقی میسر شد۔ مستعد آں گشت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ از کمالاتِ نبوّت بہ تبعیت و وراثت انبیاء علیہم الصلوٰۃ بہرۂ تام یابد و نصیب وافر گیرد +

اور آپ کا یہ لکھنا۔ کہ اپنی نبوّت کے ثبوت میں مجدّد صاحب کی پناہ لینے کے لئے افترا محض سے کام لیا ہے۔ یہ آپ کا افترا محض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی ایسے انسان کی پناہ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو مرتبہ میں اُن سے کمتر ہے۔ اور اپنے آپ کو اُن سے کمتر سمجھتا ہے۔ ملاحظہ ہو مندرجہ بالا مکتوبات میں سے مکتوب ع۳۲ و مکتوب ص۲۶۰۔ جب حضرت اقدس کی نبوت کی شہادت اور خدا اس کا برحق رسول صلی اللہ علیہ وسلم دے رہا ہو۔ تو پھر کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں۔ مگر اس لئے کہ آپ جیسی گندی فطرتوں پر بھی ہر ایک پہلو سے اتمام حجّت ہو جائے۔ اور خداوند تعالیٰ کے حضور میں مجرمانہ حیثیت میں کھڑے ہوتے ہوئے کسی قسم کا بھی کوئی عذر پیش کرنے کے قابل نہ رہیں اور ھذا یوم لا ینطقون ۝ ولا یؤذن لھم فیعتذرون ویلٌ یومئذٍ للمکذبین ۲۹/۲۱ کے پورے پورے مصداق بن جائیں +

ورنہ خدا تعالیٰ کا آپؑ کو نبی اور رسول کے نام سے پکارنا اور نبی اور رسول کی علامتیں آپؑ کے اندر پیدا کرنا۔ اور اہلِ زمانہ پر وہ علامتیں واضح طور پر ظاہر کر دینا ہی آپؑ کے ثبوتِ نبوت کے لئے کافی تھا۔ اسی لئے اس نے فرمایا ہے۔ قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون ط قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مومنون ط (حقیقۃ الوحی ص۱۷۱) یعنی ان کو کہہ کہ میرے پاس اللہ کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ یہ تکرار بھی محض آپ جیسی مردہ فطرتوں کے متنبہ کرنے کے لئے ہی ہے۔

اس جگہ پہلے میں اُن الہامات اور وحی الٰہی میں سے چند الہامات درج کرتا ہوں۔ جن میں خدا تعالیٰ نے آپ کو نبی اور رسول کے نام سے پکارا۔ بعد میں وہ علامات بیان کروں گا۔ جن کے ذریعہ سے اہلِ زمانہ پر آپ کا نبی اور رسول ہونا ظاہر کیا۔

(۱) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ براہین احمدیہ ص۴۹۸ (بار بار)

(۲) جری اللہ فی حلل الانبیاء (براہین ص۵۰۲)

(۳) دنیا میں ایک نذیر (نبی) آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (براہین احمدیہ ص۵۵۷)

(۴) و یقول العدو لست مرسلاً۔ سنأخذہ من مأمنٍ او خرطوم (اربعین ع۳ ص۳۳)

(۵) یوم یعض الظالم علی یدیہ یا لیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا۔ (اربعین ع۳ ص۳۳)

(۶) انا ارسلنا احمداً الی قومہ فاعرضوا وقالوا کذاب اشر۔ (اربعین ع۳ ص۳۳)

(۷) کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ حقیقۃ الوحی ص۷۲۔ براہین احمدیہ ص۵۵۶ اور ص۵۶۱ کے درمیان۔

(۸) انی مع الرسول اقوم۔ براہین ص۴۱۰ حقیقۃ الوحی ص۸۲۔

(۹) بشارۃ تلقاھا النبیّون (ربیو یوماہ نومبر دسمبر ۱۸۸۳ء ص۲۰۸۔ حقیقۃ الوحی ص۷۳۔

(۱۰) انی لا یخاف لدی المرسلون۔ حقیقۃ الوحی ص۷۲ ص۸۹-۹۱۔

(۱۱) ما ارسل نبی الا اخزی بہ اللہ قوماً لا یومنون۔ حقیقۃ الوحی ص۹۰۔

(۱۲) وقالوا لست مرسلاً ط قل کفیٰ باللہ شھیداً بینی و بینکم و من عندہ علم الکتاب ط ص۹۱ +

(۱۳) یا نبی اللہ کنت لا اعرفک من قبل

(۱۴) انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً ص۱۰

(۱۵) انی مع الرسول اجیب ص۱۰۳۔

(۱۶) انی مع الرسول اقوم ص۱۰۳۔

(۱۷) یٰسٓ۔ انا من المرسلین۔ حقیقۃ الوحی ص۱۰۷

(باقی دارد)

پیغامی مشن

مسیح موعود اور دعوی نبوّت

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں جہاں اپنی نبوّت کا دعویٰ کیا ہے۔ وہاں انہوں نے ایسے زبردست دلائل پیش کئے ہیں۔ کہ اشد ترین دشمن بھی پڑھکر سر تسلیم خم کرنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا۔ مگر افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے آپ کو احمدی کہلاتے ہوئے آپ کے دعویٰ نبوت پر ایمان نہیں لاتے۔ اور صرف اسی پر بس نہیں۔ بلکہ لوگوں کی آنکھوں میں مٹی ڈال کر ان کے سامنے بڑے زور شور سے یہ بات پیش کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے تو نبوّت کا دعویٰ ہی نہیں کیا +

اس کے متعلق میں پہلے بھی اہلِ پیغام کو توجہ دلا چکا ہوں۔ کہ اس ناکام کوشش اور پالیسی کو ترک کر دیں۔ کیونکہ اکثر لوگ ان کی اس منافقانہ چال کو اچھی طرح سمجھ گئے ہیں۔ اور اب پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اس منافقت کو ترک کر کے خداوند تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر معافی مانگیں۔ اور ضد کو ترک کرتے ہوئے خلیفۂ وقت کے سامنے حاضر ہو کر ان کے دست مبارک پر بیعت کرنے میں ہرگز ہرگز تامل نہ کریں۔ ورنہ خداوند تعالیٰ کا غضب جب جوش میں آکر تمہاری باطل پرست نجاویز کو خاک میں ملا دیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور تمہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑیگا۔ اس وقت تمہارا ایمان لانا کسی کام کا نہیں ہوگا۔ اور اس وقت تمہاری حالت اس آیت کا مصداق بن رہی ہے۔ لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء مذبذبین بین ذالک

دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ آنے والا مسیح موعود نبی ہوگا۔ جس کا کہ خود دعویٰ فرماتے ہیں۔ اور تم بھی آپ کو مسیح موعود مانتے ہو۔ مگر نبوت کے قائل نہیں ہو۔ اور تمہاری وہی حالت ہے کہ تؤمنون ببعض وتکفرون ببعض۔ کہ بعض باتوں پر ایمان لاتے ہو۔ اور بعض باتوں کا انکار کرتے ہو۔ سنو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

(۳۹) ایک غلطی کا ازالہ۔

"اس فضول اور خلاف عقیدہ کا تو قرآن شریف میں بھی نشان نہیں۔ اور کیونکر ہو سکتا۔ کہ وہ آیت ممدوحہ بالا کے صریح خلاف ہے۔ ایک بروزی نبی اور رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہو رہا ہے۔ جیسا کہ آیت وآخرین منھم سے ظاہر ہے۔"

---

(۴۰) تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۳۔

"اور اس آیت میں جو منھم کا لفظ ہے۔ وہ ظاہر کر رہا ہے۔ کہ ایک شخص اس زمانے میں جو تکمیل اشاعت کے لئے موزون ہے مبعوث ہوگا۔ جو آنحضرت صلعم کے رنگ میں ہوگا۔"

(۴۱) تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳۵۔

"سو میں نے ان (صاحبزادہ عبداللطیف صاحب) کو یہ جواب دیا۔ کہ جب تک آنحضرت صلعم خاتم الانبیاء تھے۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تھا۔ اس لئے اگر تمام خلفاء کو نبی کے نام سے پکارا جاتا۔ تو امر ختم نبوت کا اعتراض باقی رہ جاتا۔ کیونکہ موسےٰ کے بعد خلفاء نبی تھے۔ اس لئے حکمت الٰہی نے یہ تقاضا کیا۔ کہ پہلے بہت سے خلفاء کو برعایت ختم نبوت بھیجا جائے۔ اور ان کا نام نبی نہ رکھا جائے۔ تا ختم نبوت پر یہ نشان ہو۔ پھر آخری خلیفہ یعنی مسیح موعود کو نبی کے نام سے پکارا جائے۔"

---

(۴۲) حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱۔

"غرض اس حصہ اکثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ اکثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور یہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔"

(۴۳) تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵۔

"وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔"

(۴۴) حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷ و ۲۸ حاشیہ

"اس جگہ یہ سوال طبعاً ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت موسیٰ کی امت میں بہت سے نبی گذرے ہیں۔ پس اس حالت میں موسیٰ کا افضل ہونا لازم آتا ہے اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جس قدر نبی گذرے ہیں۔ ان سب کو خدا نے براہ راست چن لیا تھا۔ حضرت موسیٰ کو اس میں کچھ دخل نہیں تھا۔ لیکن اس امت میں آنحضرت صلعم کی پیروی سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔"

---

(۴۵) حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱

"یہ کس قدر ظلم ہے۔ جو نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی امت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے۔ اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے۔ اور ایک ایسا ہوگا۔ کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا۔ اور ایک پہلو سے امتی ہوگا۔ وہی مسیح موعود کہلائیگا۔"

دیکھو کس قدر واضح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نبوت پر دلائل دے کر ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں صرف ایک آدمی نبوت کا مستحق ہے۔ جو مسیح موعود کہلانیوالا ہے۔ جس کا دعویٰ خود حضور علیہ السلام نے کیا ہے۔ مگر اہل پیغام احمدیت کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی حضرت مسیح موعود کی ان تحریرات کا انحراف کر رہے ہیں۔ اور رہی اب ان پر چسپاں ہو رہی ہے تؤمنون ببعض وتکفرون ببعض۔ دیکھئے حضور علیہ السلام آگے فرماتے ہیں:۔

---

(۴۶) تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۱۔

"سو اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں۔ جس کو اپنے نبی کریم کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تیئس برس مہلت دی گئی ہے۔ اور تیئیس برس تک برابر یہ سلسلہ وحی جاری رکھا گیا۔"

یہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے۔ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون کے بعد ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین کی آیت کے ماتحت اپنی نبوت کی صداقت کو ثابت فرمایا ہے:۔

---

(۴۷) براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۔

"ہمارا نبی اس درجہ کا نبی ہے۔ کہ اس کی امت کا ایک فرد (مسیح موعود) نبی ہو سکتا ہے۔ اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے۔"

(۴۸) حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱۔

"اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں۔ وہ بھی اس قدر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے اطلاع پا لیتے۔ اور نبی کہلانے کے مستحق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلعم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا۔ اس لئے خداوند تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں کہا ہے۔ کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ تا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔"

مندرجہ بالا حوالجات میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تحریرات پیش کی ہیں۔ کہ جن میں حضور علیہ السلام نے اجرائے نبوت کو واضح طور پر ثابت فرماتے ہوئے اپنے تئیں (امتی نبی) ہونا فرمایا ہے۔ اور حضرت مسیح ناصری سے بھی طور پر اپنے تئیں افضل ثابت فرماتے ہوئے اُمت محمدیہ میں صرف ایک آدمی نبوت کا مستحق بتایا ہے۔ جو کہ مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔ جس کا دعویٰ خود حضور علیہ السلام نے کیا ہے لگا پرچہ میں انشاء اللہ وہ حوالجات درج کروں گا۔ کہ آپ نے جن میں بغیر کسی قسم کی تشریح کے اپنے اوپر نبی اور رسول کا لفظ متعدد بار چسپاں فرمایا ہے ؛

(باقی وارد)

(خاکسار عبداللہ اختر جتوئی بلوچ)

خریداران فاروق سے درخواست

مجھے افسوس کے ساتھ بار بار یہ شکایت لکھنی پڑتی ہے۔ کہ جن دوستوں کے ذمہ بقایا چندہ ہے۔ اور جس کا چندہ ختم ہو چکا۔ ان کے نام اخبار میں اطلاع دینے کے بعد وی پی بھیجے گئے۔ پھر بعض نے واپس کر دیئے۔ پھر دوبارہ اطلاع دیکر وی پی کئے گئے۔ پھر بعض نے واپس کر دیئے۔ حتیٰ کہ بعض کے نام تین تین چار چار دفعہ وی پی روانہ ہوئے۔ پھر بھی واپس آئے۔ جس سے ہر دفعہ فاروق کو ۳ محصول ڈاک کا نقصان ہوتا رہا۔ اب پھر وی پی کر گئے ہیں۔ اور گذشتہ پرچہ میں اطلاع بھی دیدی تھی۔ اب مہربانی فرما کر ہمارے دوست وی پی وصول فرما کر ثواب حاصل کریں۔ ورنہ پھر مجھے کوئی اور طریق وصولی رقم کا سوچنا پڑے گا (مینیجر فاروق)

ہندو مشن

حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ اوتار کرشن

کرشن بھگوان گیتا میں فرماتے ہیں۔ کہ جب جب دھرم کی گلانی ہوتی ہے۔ اور دنیا میں ادھرم کا بازار گرم ہوتا ہے۔ اس وقت میں دھرم کے قائم کرنے اور ادھرم کے ناش کرنے کے لئے جنم لیا کرتا ہوں۔ گیتا ۴/۷

یعنی جب کبھی بھی دنیا میں ضلالت اور گمراہی کا دور دورہ ہوا اس وقت میں نے اوتار دھارن کر کے دنیا کے لوگوں کے دکھوں اور پاپوں کو دور کیا۔ میں نے ہی رام کا اوتار دھارن کر کے پاپی راون اور اس کی ذریت کا ناش کیا۔ اور نرسنگھ کا روپ دھارن کر کے پاپی ہرناکش کو تباہ و برباد کیا۔ غرض وہ ایک پرماتما کا نور مختلف زمانوں میں مختلف انسانوں میں نمودار ہوا۔ کبھی وہ رام اور کرشنا کے رنگ میں آیا کبھی وہ موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے نام سے نمودار ہوا۔ اور کبھی اس کا ظہور آمنہ کے لال میں ہوا۔ پس وہ پرماتما کا نور اس کے مختلف برگزیدوں کے ذریعہ مختلف زمانوں میں ظاہر ہوتا رہا۔ اور اس مضمون کو سری کرشنی بھگوان نے اپنے ایک شعر میں اس طرح ادا کیا ہے۔ کہ ؎

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

موجودہ زمانہ میں اس نور کا ظہور

جس قدر بھی مذاہب دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ سارے کے سارے اس وقت پرماتما کے برگزیدہ اور پاک انسان کی انتظار میں آسمان کی طرف آنکھیں لگائے بیٹھے ہیں۔ کیا یہود اور کیا ہنود۔ کیا نصاریٰ اور کیا مسلمان۔ تمام مذاہب والے موجودہ زمانہ میں ایک اوتار کے منتظر ہیں۔ جو کہ اُن کے دکھوں کو دور کرے۔

ہندو اور کرشن اوتار

کرشن کے اس وعدے کی وجہ سے جو کہ انہوں نے گیتا میں کہا ہے موجودہ زمانہ میں ہندو اس کی انتظار میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ وہ جلدی آئیں۔ اور ہمارے دکھوں کو دور کریں۔ اور سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے یہ رو رو کر دعا کر رہے ہیں۔ کہ ہے کرشن آؤ۔ اور آکر اپنے بھگتوں کو دکھوں سے بچاؤ۔ چنانچہ مشہور سیاسی لیڈر ڈاکٹر ستیہ پال لکھتے ہیں۔

ڈاکٹر ستیہ پال کی رائے

"دیکھو مہاراج (کرشن) صاف صاف سن لو۔ تم نے دریودھن کو بھی کھری کھری سنائی تھیں۔ ہم بھی تمہیں کھری کھری سناتے ہیں۔ اگر ہماری جانب سے سرد مہری کا برتاؤ رہا۔ تو پھر ہم بھی تم کو بھول جائینگے۔ نہ ہم رہیں گے نہ تمہارا نوکر رہے گا۔ تمہارا نام بھی ہمارے نام کے ساتھ وابستہ ہے۔ بُرا نہ ملنے لگا۔ روز روز تمہیں بلا کر ہم بھی مایوس ہو گئے ہیں۔ تم ہو۔ کہ آنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ اور اس جانب تمہارا خیال ہی نہیں الٹی میٹم دیدیں۔ آخری بات کہدیں۔ اگر اب بھی ہماری چیخ و پکار پر آپ کو دیا نہ آئی۔ اور ہماری حالت زار پر آپ کو رحم نہ آیا۔ تو پھر ہم بھی تم سے روٹھ جاوینگے اور ہم تمہیں یاد کرنا چھوڑ دینگے۔ ہماری وفا میں تبدیلی ہونے کا احتمال ہے۔" تیج کا کرشن نمبر ۶ ستمبر ۱۹۳۱ء

اسی طرح ایک اور ہندو وکیل لکھتے ہیں۔ کہ :-

مسٹر شانتی پرشاد بی اے ایل ایل بی

"گذشتہ ایک ہزار برس سے جو ہندوستان میں آفتیں نازل ہوئی ہیں۔ ان کی نشان دنیا کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ لیکن بیسویں صدی میں سوشل زوال اور پولیٹیکل گراوٹ انتہائی حالت کو پہنچ گیا۔ اگر بھگوت گیتا میں بھگوان کا وعدہ سچا ہے۔ تو ان کے اوتار کی سب سے زیادہ ضرورت آج کل ہے۔ اس لئے بھگوان کرشن آؤ۔ جنم لو۔ دنیا سے ناپاکی کو دور کرو۔ دھرم پھیلاؤ۔ مستحق کو اس کے استحقاق دو۔ اور غصابوں سے دنیا کو پاک کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور یہ وعدہ پورا کرو۔ ۵

چونیادیں سمت گرد دے
نمائیند خود را بشکل کسے "

(نتیجہ کا کرشنا نمبر ۱۸ اگست ۱۹۳۰ء)

پھر ایک اور صاحب لکھتے ہیں۔ کہ :-

پنڈت دیوی دیال اچاریہ سیالکوٹ

"ہویاں مدتاں وچ اُڈیک تیری
من تے سانولے درس دکھا آکے

اُجڑ گیا ایہ ہندڑے باجھ بھارت جیوں جانتا ہیں
پھیر وسا آکے

جنہاں نال سی خاص پریم تیرا دُوتی انہاں نے چھڑی
چلا دتی

کیٹری تھاہر آرام دے نال بیٹھاں۔ گئو والیا گئو
بچا آ گے۔

جنے آج ہزاراں نے کنس چیہڑے دنے رات نشا دند
سادھواں نوں

گیتا والیا جے قول دا پاس تینوں انہاں پیاں
تنیں مٹا آکے

چیہڑے ہفت اقلیم دے سال مالک اج اوہ غیر اندے
دیکھ غلام ہو گئے۔

جیکر ہئی کچھ لاج تے درد تینوں مُڑ کے ہندواں
راج دلا آکے

سیو اشودراں برہمناں تجی ودیا اتے ویش بھی چھڈ
بو پار بیٹھے

تیرے چھتری چھڈ ہتھیار بیٹھے گیتا والیا گیتا سنا آکے

جدوں گیوں دکھنوں دیال چندا۔ تدوں تھیں ایس نے
لیاں تانیاں نے

بنسی والیا بنسی بجا آکے ہندو قوم نوں پھیر جگا آکے"

پنڈت ورگادت شرما سکاوٹ ماسٹر سناتن دھرم مہا بیر دل پنجاب

"سانوں مدتاں دی انتظار لگی اک وار تے درس دکھا آکے۔

گھمن گھیر اندر بیڑی پئی ساڈی۔ چپو مہر والا ہن تے لا آکے

ہندو پریم والا رستہ بھل گئے نے۔ انہاں بھلیاں
نوں راہ لا آکے

جمنا گھاٹ ہے بے آباد آج کل مُڑھ کے سانورے
رونقاں لا آکے

تیرے بھگت پئے جھلدے دکھ ڈاہڈے
ہُن تے انہاں دے کشٹ مکا آکے

دھیرج بھگتاں دی پھیر بندھا آکے۔ گیتا
والیا گیتا سنا آکے

جنہاں گئو اندے نال سی پریم تیرا
ظالم انہاں تے چھڑی چلا دتی نے

جنھے دُودیاں وگدیاں ساں نہراں
اُتھے خون دیاں نہراں وہا دتی نے

ہندو گئو اندے پریم نوں توڑ بیٹھے
مایا موہ دے وچ ڈبو دتی نے

کُٹنے بیماں رکھدے گھراں اندر
گئو ماتا نوں باہر دھتکار دتی نے

بھولے بھگتاں دے دکھ مٹان خاطر
بنسی پریم دی پھیر وجا آکے

کدمے پئے اڈیکنے ہاں تینوں
گیتا والیا گیتا سنا آکے

جے کر آونا کرشنا نے آپ تینوں
کاہنوں بھگتاں نوں پیا ترسا دتا اے

اگ ہاں کے درد فراق والی
کاہنوں بھگتاں نوں پیا جلا دتا اے

گیتا وچ جد قول قرار کیتے
کیتے قول نوں کیوں بھلا دتا اے

یاں تے آیاں والا دے جواب سانوں
اینویں کاس دے لئی بھٹکا دتا ایں

ٹیٹر ھا مکٹ دھر کے لیکے ہتھ بنسی
ہن تے بھگتاں نوں درس دکھا آکے

ارجن وانگ سب ہتھیار چھوڑ بیٹھے
گیتا والیا گیتا سنا آکے"

(دارالمصنفین لاہور ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کہ ہندو قوم کا بچہ بچہ موجودہ زمانہ میں کرشن بھگوان کی انتظار میں بے چین اور بے قرار ہو کر پکار رہا ہے۔ کہ ہے کرشن آپ نے گیتا میں وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ بھگتوں کے دکھوں کو دُور کرنے کے لئے آؤں گا۔ اور دُشٹوں کو سزا دوں گا۔ مہاراج اس وقت تیرے بھگتوں پر بہت کشٹ ہیں۔ اگر اب آپ نے ہماری پرارتھنا پر کوئی دھیان نہ دیا۔ اور نہ آئے تو پھر دنیا میں تیرے نام لینے والے نہیں رہینگے۔ اس لئے آؤ اور آکر ہمیں دکھوں سے نجات دو۔ اب ہم انتظار کر کے تھک گئے ہیں۔

کرشن کی آمد ثانی کے نشانات

پھر جب ہم حوادث زمانہ پر غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ نشانات و علامات جن کو کہ کرشن بھگوان نے آمد ثانی کا پیش خیمہ ٹھیرایا تھا۔ وہ سارے کے سارے پورے ہو چکے ہیں۔ مثلاً ہندوؤں کی متبرک کتاب بھگوت پوران میں لکھا ہے۔ کہ "برہمن اپنے دھرم سے گر جائیں گے اور وقت پر بارشیں نہ ہونگی۔ بھونچال زور سے آویں گے۔ آٹھ سال کی کنیا درمانگیگی۔ گائے پاخانہ کھائیگی۔ اچھے اچھے خاندان کی مستورات رنڈیوں کی طرح بات کرنا پسند کرینگی۔ اپنے خاوندوں سے محبت نہیں کریں گی۔ پیداوار بہت کم ہوگی۔ اور قحط پڑیں گے۔ راجا لوگ اپنی رعایا کو تکلیف دینگے۔ رعیت محصول وغیرہ سے بہت تکلیف پاویگی۔ اس وقت بدقسمت رعایا یہی چاہیگی۔ کہ اپنے کندھے پر بوجھ لاد کر اور اولاد کا ہاتھ پکڑ کر دشوار گذار پہاڑوں اور خوفناک بنوں میں بود و باش کرے۔ دولتمند آدمی کی عزت ہوگی۔ لڑائیاں سخت ہونگی۔ دولھا اور دلھن کا آپس میں ایک دوسرے کو پسند کرنا ہی شادی کہلائے گا۔" صفحہ ۹۶

مہابھارت کے مصنف کی رائے

پھر شری دیانند جی لکھتے ہیں۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جب کرشن بھگوان اوتار لیں گے۔ اس وقت بیدینی زوروں پر ہو گی۔ جھوٹ۔ فریب۔ ہتیا۔ غصہ لالچ کا دور دورہ ہوگا۔ برہمنوں کو نیک افعال سے نفرت اور برے افعال سے محبت ہوگی۔ پوجا پاٹ عبادت وغیرہ سب چھوڑ دینگے۔ سب جائز اور ناجائز چیزیں کھائیں گے۔ چھوت چھات کو واہیات خیال کریں گے۔ اناج بے مزہ اور کم پیدا ہوگا۔ عورتیں کم عمر میں اولاد والی ہو جائیں گی۔ یہاں تک کہ آٹھ سال کی کنیا کو حمل ٹھہر جائیگا۔ درختوں کا پھل کم ہو جائیگا۔ گائیوں کا دودھ کم ہوگا۔ وقت پر بارش نہ ہو گی۔ قحط بہت پڑیں گے۔ عورتوں کا چلن بگڑ جائے گا۔ خاوندوں کے ہوتے ہوئے نوکروں سے ملتفت ہونگی۔ مرد خوبصورت بیوی سے محبت نہیں کریں گے۔ بلکہ زنان بازاری سے پریم کرینگے۔ عبادت اور پوجا کی جگہ خالی ہو گی۔ شراب خانے آباد ہونگے۔"

پھر لکھا ہے:۔

"کل یگ میں دنیا کی ہوا پلٹ جاویگی۔ وہ وہ پاپ اور گناہ ہونگے۔ کہ زمین کانپ اٹھیگی۔ لڑکے والدین کو بے وقوف خیال کرینگے۔ عورتیں اپنے خاوندوں سے لڑائی جھگڑے کیا کرینگی۔"

(مہابھارت بن پرب صفحہ ۶۸۹)

پھر لکھا ہے۔ کہ:۔

"دیو دنیا سے مفقود ہو جائیں گے۔ ہر ایک آدمی اپنے آپ کو بڑا خیال کریگا۔ سورج اندھیرا ہو جائیگا۔ اور چاند اپنی روشنی چھوڑ دیگا۔ (یعنی ان کو گرہن لگیگا۔) اسوقت خطرناک طور پر بیماری پڑیگی۔ اور اس سے بہت سی مخلوق مریگی۔ دنیا میں بہت سے مذہب ہو جائیں گے۔ تب کرشن بھگوان اوتار لیں گے۔"

(کل یگ پر نظر مصنفہ سوامی آتمانند جی صفحہ ۱۲)

یہ وہ نشانات ہیں۔ کہ جن کو ہندو دھرم کی متبرک اور پاک کتابوں میں کرشن کی آمد ثانی کا پیش خیمہ ٹھہرایا گیا ہے۔ یعنی جب یہ باتیں دنیا میں پائی جائیں۔ اور جب ان نشانات کا ظہور ہو۔ تو اس وقت جان لو کہ کرشن بھگوان نے جنم لے لیا ہے۔

کیا یہ نشانات پورے ہو چکے ہیں؟

پھر جب ہم ہندو دھرم کے مذہبی لیڈروں کے لیکچروں کو سنتے ہیں۔ یا ان کے مضمونوں کو غور سے پڑھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ تو وہ بالاتفاق یہ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ سارے نشانات و علامات جن کو کہ مذہبی کتابوں نے کرشن کی آمد ثانی کا پیش خیمہ بتایا ہے۔ ان کا ظہور ہو چکا ہے۔

پرم پرش بھگوان کلگی کی رائے

چنانچہ ایک ٹریکٹ "پرم پرش بھگوان" جو کہ ہندی میں ہے اس میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"آٹھوں دھرموں کی دھارمک گرنتھوں کی پیشگوئیاں (ہندو۔ عیسائی۔ مسلمان۔ سکھ۔ بدھ۔ یہودی جینی۔ پارسی۔) جو کہ اس زمانہ کے اوتار کے متعلق ہیں وہ پوری ہو چکی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب جلدی ہی کرشن بھگوان جنم لیں گے یا لے چکے ہیں۔" (پرم پرش کا سندیش مصنفہ رائے صاحب مدن گوپال۔)

پنڈت دھرو جی کی رائے

"ہے کرشن بھگوان آپ نے گیتا میں جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرو۔ اور ہمیں درشن دو۔ کیونکہ وہ سارے نشانات جن کو دھرم گرنتھوں نے ہے یشودھا کے لال بیان کیا ہے۔ ان کا ظہور ہو چکا ہے۔ لیکن آپ ہیں کہ ابھی تک گہری نیند رہیں سو رہے ہیں۔ ہے بنسی کے بجانے والے آؤ۔ اور ہمیں دکھوں سے آکر نجات دو۔"

(اخبار عام ۷ دسمبر ۱۹۱۲ء)

مندرجہ بالا شہادتوں سے یہ بات اچھی طرح واضح اور عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ وہ نشانات و علامات جن کو کہ ان کی مذہبی پستکوں نے کرشن کی آمد ثانی کا پیش خیمہ ٹھہرایا ہے۔ وہ پورے ہو چکے ہیں۔ تو اب ضرور ہے۔ کہ کرشن بھگوان جنم لے کر ہمارے دکھوں کو دور کریں۔

اوتار ایک ہی ہوگا

اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب اس وقت ساری قومیں کسی نہ کسی رنگ میں ایک اوتار کی انتظار میں آسمان کی طرف آنکھیں لگا کر بیٹھی ہوئی ہیں۔ جو کہ آکر ان کے اختلاف کو دور کر کے انہیں سنتیہ مارگ پر چلائے۔ تو کیا ایک ہی شخص ان تمام پیشگوئیوں کا جن کو کہ تمام مذاہب کی کتب مقدسہ نے بیان کیا ہے۔ مصداق ہوگا۔ یا ہر ایک مذہب کا موعودہ علیحدہ علیحدہ آئے گا۔ تو اس کے لئے جب ہم سنہدو دھرم کے لیڈروں اور نیتاؤں کے اقوال پڑھتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں آنے والا کرشن تمام مذاہب کے موعودوں کا قائم مقام ہو کر آئے گا۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ کہ:۔

پرم پرش کی رائے

"میرا مول آشٹک دھرم اس سمہ لکھیتا آٹھ روپوں میں دیا پاک ہے۔ ارتھات سناتن دھرم۔ جینی دھرم بدھ۔ سکھ۔ پارسی۔ یہودی۔ عیسائی۔ اسلام۔ جن میں سے پہلے چار مشرق اور دوسرے چار جنوب میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس وقت منشیہ جاتی اچھی سمجھدار ہو گئی ہے۔ اس لئے تمہارے کلیان کے لئے دیش کال کے انوسار دھرم کے دائروں کو دور کر کے آپ کو سچا سکھ اور سچی سوتنترتا (آزادی) پردان کروں۔ میں آشٹک دھرم پدھتی کو ستھاپت کیا۔ اور دیش اور کال کے انوسار میں نے منو اور زتھہ بدھ۔ نانک۔ زرتشت۔ موسیٰ۔ عیسیٰ اور محمد (صلعم) کے روپوں میں پرگٹ ہوا تھا۔ پھر اسی ایک ہی پدھتی کو آٹھ روپوں میں پھر پرگٹ کروں گا۔"

(کلگی کا پرم سندیش ۱۔)

اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ اوتار جس کو کہ پرماتما نے اس زمانہ میں دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجنا ہے۔ وہ تمام مذاہب کا موعود ہوگا۔ یعنی ہندوؤں کے لئے وہ کرشن۔ اور عیسائیوں کے لئے وہ مسیح اور یہودیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے وہ موسیٰ اور سلمانوں کے لئے وہ مہدی کے روپ میں پرگٹ ہونگے۔ چنانچہ اسی مضمون کو ایک ہندو شاعر نے بھی اپنے شعروں میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں ؎

"اس کو اوتار کہو چاہے پیغمبر کہہ لو
یا اسے گلشن فطرت کا گل تر کہہ لو
اس کو تم چاہے ضیاء اللہ و اختر کہہ لو
یا کہ خورشید کے لمعات کا جوہر کہہ لو
اس کی ہوتی ہے زمانہ میں اسی وقت نمود
جبکہ ہو جاتی ہے دنیا سے حقیقت مفقود
رام بن کر یہی دنیا میں نمودار ہوا
اور یہی کرشن کنہیا کا بھی اوتار ہوا
شکل موسیٰ میں اسی نور کا اظہار ہوا
بن کے احمد یہی دنیا میں ضیا بار ہوا"

(نتیج کا کرشن نمبر ۱۸ر اگست ۱۹۳۰ء)

اسی طرح اور بہت سے ہندو دھرم کے وداؤں کا یہ وچار ہے۔ کہ وہ کرشن بھگوان جب کل یگ میں تشریف لائیں گے۔ تو وہ سارے دھرموں کا ادھار کریں گے۔ اور ہر ایک دھرم کے ماننے والوں کی مذہبی برائیوں کو دور کر کے پھر سے ان میں ایک پرماتما کی پوجا کا پرچار کرینگے ؎ (باقی آئندہ)

(رقمہ محمد عمر مولوی فاضل قادیان)

بیکاری کا آخری علاج

محبانِ وطن کی کوشش سے روز بروز بڑھتی ہوئی بیکاری کو رفع کرنے کے لئے کوچ انڈسٹریز کالج جاری کر دیا گیا۔ جس میں فی الحال ۳۵ عدد انگلینڈ امریکہ۔ جرمنی۔ جاپان کی بغیر سرمایہ کے جاری ہونے والی ایسی دستکاریاں سکھانے کا انتظام ہو گیا ہے۔ کہ جن کے ذریعہ کم از کم ساٹھ روپیہ ماہوار سے تین سو روپیہ ماہوار تک آسانی سے کمایا جا سکتا ہے۔

جو لوگ یہاں نہیں آسکتے۔ خصوصاً لڑکیاں اور مستورات کو بذریعہ تحریر بھی نہایت آسان طریقہ پر کام سکھایا جاتا ہے۔ ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔ کہ یورپ کی طرح خاندان کا ہر ممبر کمانے والا دستکار بن جائے۔ اور ہندوستانیوں کی طرح ایک کمائے اور دس کھائیں کی عادت ترک کر دیں ؎

دولتمند ہونے کا سنہری موقعہ

فن اشیاء کے ذریعے آپ اپنی گرتی ہوئی تجارت کو سنبھال سکتے ہیں۔ اور اپنے کاروبار کو کامیابی کے زینہ تک پہنچا کر لاکھوں روپیہ کما سکتے ہیں۔ ۴۰۰ صفحات کے حجم کی کتاب ہے۔ جسے منگوا کر آپ مطالعہ فرمائیں اور دستکاریاں سیکھنے کے قواعد و ضوابط دو دو پیسہ کے آٹھ ٹکٹ روانہ فرما کر فوراً طلب کریں۔

المشتہر۔ پرنسپل انڈسٹریز کالج چاندنی چوک مقابل ہیلا راں دہلی

دیانندی مشن

مہاشہ چرنجی لال پریم ایڈیٹر آریہ مسافر بھاگا

زبان کھولیں گے ہم پر بدزبان کیا بدشعاری سے
کہ ہم نے خاک بھر دی انکے منہ میں خاکساری سے

خاکسار کا ایک مضمون اخبار فاروق قادیان شریف مورخہ ۱۲ر جون ۱۹۳۳ء صفحہ پر زیر عنوان "دیانند کی تعلیم ویدوں کے خلاف ہے" شائع ہوا تھا جس میں میں نے یہ تحریر کیا تھا۔ کہ "اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ ویدک دھرمیوں کو راہِ راست پر لاؤں۔ ان کو موکش کا مارگ بتاؤں۔ شربت حیات پلاؤں۔ ان کے تمام دکھوں کو گنواؤں۔ محبت کے تقاضے نے مجھے مجبور کیا۔ کہ میں ویدک دھرمی لوگوں کو عموماً اور آریہ مسافر کے مدیر کو خصوصاً ویدک تہذیب سے آگاہ کروں۔ وغیرہ وغیرہ"

مذکورہ بالا مضمون سے گھبرا کر مہاشہ چرنجی لال جی اپنے رسالہ آریہ مسافر بابت جولائی ۱۹۳۳ء صفحہ ۵۵ پر زیر عنوان "فتح محمد کو آخری جواب" تحریر کرتے ہیں۔

"کراچی کا ایک کلرک جس کا نام فتح محمد ہے اور جو اپنے آپ کو احمدی شریف کے لقب سے ملقب کر کے اپنے خاندان کے ہندو الاصل ہونے کا وقت بے وقت ڈھنڈورہ پیٹتا رہتا ہے۔ ایک نہایت بدزبان منہ پھٹ اور شر پسند شخص ہے۔ اس میں ایک خوبی ہے۔ کہ باوجود انتہا درجے کا لاعلم بلکہ اجہل ہونے کے وہ آریہ سماج کے بڑے سے بڑے اصحاب کے منہ آنے سے دریغ نہیں کرتا۔ یہ شخص کس طبیعت خصلت اور اخلاق کا مالک ہے۔ اس کا ثبوت اس کے ایک مضمون کی جو ۱۲ر جون کے فاروق میں شائع ہوا ہے مندرجہ ذیل سطور سے لگ جائیگا" میرا مضمون کیا تھا۔ بم کا گولہ تھا جس نے پریم کی عقل کے بخیے ادھیڑ دیئے ..... وہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ ان کے شہید اکبر لیکھرام پشاوری کا خون ہماری صداقت کا شاہد ہے۔ پھر پریم کی کیا مجال۔ کہ دم مار سکے .....

مہاشہ جی ... سوامی دیانند جی مہاراج کو تیاگ دو۔ تاکہ وہ کلنک کا ٹیکا جو سوامی جی کو ماننے کے باعث اپنے ماتھے پر لگوا چکے ہو دھل جائے۔ یا سوامی جی کا ویدک دھرمی ہونا ثابت کرو۔"

اب ایسے منہ پھٹ زبان دراز اور کمینہ انسان کو کون منہ لگائے۔ کسی نے سچ کہا ہے :۔

ذات دی کوہڑ کرلی شہتیراں نال جپھے

ہندی حروف شناسی تک سے ناآشنا محض اور سوامی دیانند جی کو ویدوں کا مخالف ثابت کرنے کا دعویٰ۔ میاں ذرا عقل کے ناخن لو۔ سوامی دیانند تو وہ مہرشی تھا۔ کہ جس کا نام سنکر ہی تمہارے پیر و مرشد کو سوائے اپنے بل میں گھسنے کے اور کوئی چارہ کار نظر نہ آیا تھا۔ اور باوجودیکہ رشی نے اسے تحقیق حق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکے لئے بلایا تھا۔ لیکن وہ اپنی بدنصیبی کی وجہ سے بھگوان کے چرنوں میں حاضر ہو کر نورِ حقیقت سے بہرہ ور نہ ہو سکا۔ پس رشی کے متعلق تو تمہارا دعویٰ ہی سراسر لایعنی اور بیہودہ ہے۔ ہاں اگر تم میں ہمت ہے۔ تو اپنے کسی باحیثیت مولوی یا مولانا کو اس بات کے لئے آمادہ کرو۔ کہ وہ مرزا قادیانی کو مسلمان ثابت کرے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ مرنے سے پہلے ۔ ۷۔ ۵ فی صدی ویدک دھرمی بن چکا تھا۔ اگر مباحثہ الٰہی کے مباحثہ نے جو ان کا ہمارے ساتھ ہوا تھا۔ میر قاسم علی کے کس بل ہمیشہ کے لئے ڈھیلے نہ کر دیئے ہوں۔ تو ذرا انہیں ہی کھڑا کرنے کی کوشش کر دیکھو۔ باقی تمہارے جیسے انسان کو جو سوائے گالیاں بکنے اور زبان درازی کرنے کے اور کچھ جانتا ہی نہیں منہ لگانا ہم کرشان سمجھتے ہیں۔" (رسالہ آریہ مسافر بابت جولائی ۱۹۳۳ء صفحہ ۵۵-۵۶)

جب بن گئے ہیں ملزم اترے ہیں گالیوں پر
ہاتھوں میں جاہلوں کے سنگ جفا یہی ہے

ناظرین آپ نے ملاحظہ فرما لیا ہے۔ کہ دیانند کے چیلے چپٹے نجی لال نے کس قسم کی شرافت تہذیب اور انسانیت کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ اس تحریر کو پڑھکر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دیانندی دجود کے اثر نے دیانندیوں کی سمجھ اور عقل کو اس قدر کچل دیا ہے۔ کہ ایک طرف ان کو ویدک دھرمی عورتوں کو گیارہ مردوں تک سے ہمبستری کرانے میں عار ہے۔ نہ بدتہذیبی اور بے حیائی کا مظاہرہ کرنے میں ان کو ننگ و ناموس کا خیال ہے۔ تو دوسری طرف غیر مذاہب والوں کے واجب الاحترام بزرگوں کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کرنے میں شرم محسوس ہوتی ہے

ان آریوں کا پیشہ ہر دم ہے بدزبانی
ویدوں میں آریوں نے شاید پڑھا یہی ہے

ناظرین کی خدمت میں میں یہ عرض کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ دیانندیوں سے کسی قسم کی شرافت اور انسانیت کی امید رکھنا خیال خام ہے۔ آریہ نہ صرف غیروں کی پگڑیاں اچھالنے میں ہی آنند پاتے ہیں۔ بلکہ اپنوں سے بھی وہ وہ سلوک روا رکھتے ہیں۔ کہ تہذیب اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتی ہے۔ انسانیت اپنا منہ چھپا لیتی ہے۔ اور دیانندی تہذیب کے پروردہ وہ وہ گند اچھالتے ہیں۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ اس قسم کا بے ہودہ لٹریچر شائع کرتے ہیں۔ کہ انسان پڑھتے پڑھتے حیران رہ جاتا ہے۔ اس کا بدن کانپنے لگ جاتا ہے۔ یہ کیوں۔ اس کا باعث؟ اس کا بڑا سبب اور وجہ یہ ہے۔ کہ یہ لوگ دیانند کے ماننے والے ہیں۔ اور دیانندی تہذیب ہی ہاں یہ پلے ہیں۔ یہ لوگ پران کا دارومدار ہے۔ پھر آریوں کے پاس شرافت آئے تو کہاں سے آئے۔

یہ لوگ آپس میں کیا سلوک روا رکھتے ہیں۔ وہ بھی ملاحظہ ہو "آریہ اخبارات آپس میں کئی دفعہ ایسی گندہ دریدہ دہنی میں لگ جاتے ہیں۔ کہ کوئی شریف آدمی ان اخبارات کو پڑھ نہیں سکتا۔ ۔ ۔ ۔ یہ بدعت عموماً بنی رہتی ہے۔ اور لیڈروں پر گندے سے گندے الزامات بلا تحقیقات لگائے جاتے ہیں۔ دھرم کی بجائے صرف یہی گندی پارٹی بازی کا زہر ہے۔ جو کہ ان اخبارات کے ذریعہ پھیلایا جاتا ہے۔"

(از اخبار آریہ گزٹ لاہور ۲۴ جنوری ۱۹۳۱ء)

ناظرین اب آپ پر بھی بھید کھل گیا ہوگا۔ کہ کیوں آریہ سماجی دوسرے آدمیوں کے ساتھ اس قسم کا بُرا برتاؤ روا رکھتے ہیں۔ وہ قوم جو اپنے بزرگوں اور لیڈروں پر بلا تحقیقات گندے سے گندے الزام لگانے میں طاق ہو۔ اور اخبارات میں گندہ دریدہ دہنی کرنے میں مشاق ہو۔ اگر وہ قوم شرافت اور تہذیب کی یوں مٹی پلید نہ کرے۔ تو حیرانگی کا مقام ہو سکتا ہے۔ اسی لئے آریہ مسافر کے اسی پرچہ میں ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ جس کے چند شعر یہ ہیں۔ ؎

سچ کہہ دوں اے برہمنو گر تو برا نہ مانے
عقل و سمجھ نہیں اب تیری رہی ٹھکانے
تنگ آ کے میں نے آخر جانا سماج چھوڑا
آئے وہاں نظر جب گنتی کے چند دانے

موجودہ آریوں کی جو حالت ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ بلکہ آریوں کو بھی اچھی طرح سے آریہ سماج کی موجودہ ادسفا کا علم ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"سماج میں اس سے پھوٹ اور راگ اور دویش کی خلیج اس قدر وسیع ہو چکی ہے۔ کہ جسے دیکھکر بارہا ٹھنڈی آہیں نکلتی ہیں۔ ۔ ۔ ۔ معمولی سے اختلاف رائے پر ایک دوسرے کو گندی سے گندی گالیاں دینا تو ایک معمولی سی ہی بات خیال کی جاتی ہے سیاسیات سے مست بھید پر ذاتیات پر جھوٹے اور بے بنیاد حملے کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا۔"

(از اخبار آریہ دیپ لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۵)

مہاشہ چرنجی لال جی! آپ آخر انسان ہیں۔ کچھ تو انسانیت سے تحریر لکھنا سیکھو۔ میں آپ کو مشفقانہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ گالیاں تحریر کرنے سے مذہب اور دھرم کی کوئی خدمت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے بہتر یہ ہے۔ کہ شریفانہ شیوہ اختیار کرو۔ اور دیانندی تہذیب کو اب خیرباد کہدو۔ کیونکہ دیانندی تہذیب کا زمانہ گذر چکا ہے۔ اب لوگوں کے لئے بُرے اور بھلے کی تمیز ظاہر ہو چکی ہے۔

آپ کا یہ کہنا کہ حضرت سوامی یوگیراج جناب میر قاسم علی صاحب کو آپ کے مقابلہ کے لئے کھڑا کریں۔ یہ سراسر آپ کی حماقت اور نادانی ہے۔ کیونکہ حضرت یوگیراج بھگوان میر قاسم علی صاحب وہ ہستی ہیں جو آپ سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے

ناظرین کی خدمت میں میں یہ عرض کر دینا مناسب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ حضرت کرشن ثانی جناب مرزا قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے میرصاحب موصوف نے فیض حاصل کیا۔ اور آریہ سماج کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑا کر رکھدی ہیں۔ اگر آپ کو انکار ہے۔ تو ان کی کسی تحریر شدہ کتاب کا جواب تو شائع کر دکھاؤ۔ خداوند تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمیں یہ توفیق ہوئی۔ کہ میر صاحب موصوف سے علم حاصل کر کے آریہ سماج کی خدمت کریں۔ آپ کئی دفعہ ہم سے زبانی گفتگو کر چکے ہیں۔ آپ نے ہمارے سوالات کے جوابات لکھنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ مگر آپ کو ہر بار ذلت اور ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑا۔ یہ خوب ذہن نشین کر لو۔ کہ میں تم میں سے ہر ایک کو بلوں سے نکال نکال کر انشاء اللہ تعالیٰ ظاہر کروں گا۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ تم سے کوئی بھی میری گرفت سے بچ سکے۔ جب تک تم سب کو اسلام کی شرن میں جھکا نہ دوں۔ میں تمہارا پیچھا نہیں چھوڑنے والا۔ اور آخری سانس تک آریہ سماج کے سدھانتوں کی پڑتال کرتا رہوں گا۔ میں تمہارے لئے یہ بہتر ہے۔ کہ حیلہ وبہانہ کو چھوڑ دو۔ اور شریفوں کی طرح گفتگو کرنا سیکھو۔ اپنے دھرم کو سچا ثابت کر سکتے ہو۔ تو میدان میں نکلو۔

آپ نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ حضرت کرشن ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ۷۰-۷۵ فیصدی ویدک دھرمی تھے اس کا ثبوت دو۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کا رد شائع کر دونگا۔ اور ساتھ ہی آپ پر یہ فرض ہے۔ کہ دیانند کو ویدک دھرمی ثابت کریں۔ اور دیانند کو ویدوں کا بدترین دشمن ثابت کر دکھانے کے لئے جو میرے مضامین اخبار فاروق میں نکل چکے ہیں۔ ان کا جواب دو۔ یا اگر ارشاد ہو۔ تو میں اور نئے مضامین شائع کرا دوں۔ جس سے دیانند کا ویدک دھرمی ہونا ثابت ہو جاوے۔ اگر تمہاری سرشت میں شرافت اور حیا کا مادہ ہے۔ اگر تمہاری رگوں میں خون۔ خون میں گرمی اور حرکت ہے۔ تو میدان مناظرہ میں نکلو۔ آریہ سماج کے تمام دودانوں کو اپنے ساتھ شامل کر لو۔ میں تم کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ ضرور میدان مناظرہ میں نکلو۔ اور بالضرور نکلو۔

اے آریو۔ کیا تمہارے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام نہیں۔ کہ حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ادنیٰ ترین خادم تم کو بار بار مقابلہ کے لئے للکارتا ہے۔ اگر تمہارے اندر کوئی زندگی ہے۔ تو کیوں مناظرہ کے لئے نہیں نکلتے۔ میں تمام آریوں کو کھلا چیلنج کرتا ہوں۔ کہ میں دیانند کے تمام سدھانتوں کو ویدک ثابت کر چکا ہوں۔ اور ثابت کر دکھلانے کے لئے تیار ہوں۔ جس کا جی چاہے تحریری شاستر ارتھ کر کے دیکھ لے۔ اور میں ساتھ ہی آریوں کو یہ چیلنج کرتا ہوں۔ کہ میں از روئے وید ہندو لٹریچر اور دیانندی تحریرات حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کرشن ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں ؛

اے آریو! اگر تم میں کوئی زندہ ہے۔ تو میدان مناظرہ میں نکلنے پر دنیا دیکھ لیگی۔ کہ کون صادق ہے اگر جرأت ہے۔ تو ۲۱ر جون والے مضمون کا جواب ہی لکھدو۔ کیا سبب ہے کہ گالیوں کا طومار چھپوا دیا۔ مگر میرے مطالبات کا رد نہ چھپوا سکے۔ اگر تم خود جواب نہیں لکھ سکتے۔ تو کسی بڑے ودوان سے ہی لکھوا لو۔ کیوں تمام آریوں کی قلمیں ٹوٹ گئی ہیں۔ آریوں کے ہاتھ شل ہو چکے ہیں۔ ان کے تمام دعویٰ اب ہوا ہو گئے ہیں۔ ان کے دماغوں پر تالے لگ چکے ہیں۔ ان کی عقلیں کھوئی گئی ہیں۔ اگر تم نے جواب لکھنے کی سعی کی۔ تو دنیا کو خود بخود پتہ لگ جاویگا۔ کہ کون ہندی تک سے آشنا ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ مہاشہ چرنجی لال پریم ہندی میں بڑا ماہر اور سنسکرت کا جاننے والا ہونے کے باوجود ایک اردو رسالے کا ایڈیٹر بنا ہوا ہے۔ اور باوجود سنسکرت کا عالم ہونے کے آج تک اس کی قلم سے ایک ویدمنتر کی بھی شرح نہیں شائع کی گئی۔ یا ویدک دھرم کو سچا ثابت کرنے کے لئے اس کی قلم سے کبھی کوئی ویدک پرمان نہیں تحریر کیا گیا۔ کیا مہاشہ جی ان واقعات پر روشنی ڈالیں گے۔ دیدہ باید

آریہ سماج کا دبیرینہ سیوک

اخاکسار فتح محمد احمدی شرما ازکر (چی)

چرنجی لال پریم کا چیلنج منظور

دیانندی پارٹی کے مشہور منہ پھٹ آریہ مسافر کے ایڈیٹر نے اپنے ماہ جولائی کے پرچے میں ایک چیلنج دیا ہے۔ کہ "اگر کسی مرزائی میں ہمت ہے۔ تو مرزا صاحب کو مسلمان ثابت کرے"

میں اس چیلنج کو قبول کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ اگر کچھ بھی مہاشہ صاحب میں شرافت کی بو باقی ہوگی۔ تو وہ ضرور مناظرہ کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ مناظرہ قادیان کی آریہ سماج میں ہو۔ ہماری طرف سے یہ ممنون ہوگا۔ کہ کیا دیانند کی تعلیم وید کے انوکول ہے۔ امید ہے کہ مہاشہ صاحب پہلے کی طرح ٹال مٹول نہ کریں گے۔ بلکہ مناظرہ کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اپنے آنے کی ایک ہفتہ قبل مجھے بھی اطلاع دیں۔

شرائط مناظرہ آریہ سماج قادیان کی معرفت طے کر لیں۔ مضمون ایک آپ کا ایک ہمارا ہوگا۔ آپ کا مضمون "مرزا صاحب کو مسلمان ثابت کرنا" ہمارے متعلق ہوگا۔ اور ہمارا مضمون "کیا دیانند صاحب کی تعلیم ویدوں کے انوکول ہے" آپ کے متعلق ہوگا۔

(مہتہ محمد عمر مولوی فاضل قادیان)

حمائل شریف مترجم

حمائل شریف مترجم ترجمہ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم رحمۃ اللہ علیہ جیبی تقطیع۔ فہرست مضامین وغیرہ مجلدہ عمدہ

حمائل شریف ترجمہ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب سلمہ اللہ موزون تقطیع مع فہرست مضامین ہدیہ عمدہ۔ محصول ڈاک علیحدہ

ملنے کا پتہ۔ فاروق بک ایجنسی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہل حدیث کے خلاف فیصلہ

مندرجہ ذیل معاہدہ و فیصلہ مابین مولوی غلام رسول صاحب اہلحدیث امام مسجد امرت سر دگیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوا تھا۔ جس میں تین ثالث فریقین نے مقرر کئے۔ ذیل میں وہ امر متنازعہ جس کے فیصلے کے لئے ثالثان مقرر ہوئے تھے۔ معہ فیصلہ ثالثان نقل کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

مولوی غلام رسول اہلحدیث کا دعویٰ

"مرزا صاحب تتمہ حقیقۃ الوحی صـ۱۴۳ میں لکھتے ہیں۔ کہ میرا نکاح خدا تعالیٰ سے ہوا۔ اور پھر میرے ساتھ خدا نے مباشرت کی۔ اور پھر مجھے حیض آیا۔ اور مجھے حمل ہوا۔ اور پھر میں خود ہی پیدا ہو گیا" (غلام رسول اہلحدیث)

مولوی غلام رسول صاحب نے مندرجہ بالا دعویٰ کر کے سب صاحبان کے روبرو کہا۔ کہ اگر میں عبارت حقیقۃ الوحی سے نہ دکھاؤں۔ تو احمدی ہو جاؤں گا۔ اور گیانی واحد حسین نے کہا۔ کہ اگر یہ عبارت حضرت صاحب کی دکھا دو۔ تو میں احمدیت سے تائب ہو جاؤں گا۔ اس میں جناب مولوی غلام محی الدین صاحب امام مسجد و جناب مظہر خاں صاحب و جناب ابو الحسن صاحب ثالث مقرر ہوئے۔ مولوی غلام رسول صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس آدمی بھیجے۔ بلکہ خود گئے۔ لیکن مولوی صاحب نے کتاب نہ دی۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا۔ کہ میں عبارت نہیں دکھا سکتا۔ اور اپنی شکست مان لی۔ اور پھر اسی وقت گیانی صاحب نے کتاب منگوا دی۔ اور اس میں سے مندرجہ بالا حوالہ نہ نکلا۔ جس پر ثالثان نے مندرجہ ذیل فیصلہ لکھکر دیدیا۔

فیصلہ ثالثین

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ

ہم ثالثین کا احمدی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ ہم کو دونو فریقوں نے ثالث مانا ہے اس لئے ہم اپنے خدا کو حاضر و ناظر جان کر سچی گواہی دینے سے رک نہیں سکتے۔ کہ جناب مولوی غلام رسول صاحب اہل حدیث دائم گنج نے ہمارے سامنے مندرجہ بالا تحریر لکھی۔ اور ہمیں ثالث مقرر کیا۔ مولوی صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس خود تشریف لے گئے۔ لیکن حوالہ دکھانے میں سخت ناکام ہوئے۔ اور ہمارے سامنے خود معافی مانگی اور خود تسلیم کیا۔ کہ میں نے غلطی کی۔ اس پر سارے محلہ میں سخت بے چینی پھیل گئی۔ اور مسلمانوں کی مارے شرم کے گردنیں جھک گئیں۔ اور گیانی صاحب نے حقیقۃ الوحی صـ۱۴۳ سے جو حوالہ پڑھا اس کا مطلب کچھ اور ہی تھا۔ اس سے مولوی صاحب کا جھوٹ صاف ثابت ہو گیا۔ اس کے بعد گیانی صاحب نے اس کو احمدیت کے لئے مجبور کیا۔ اور ساتھ کہا اگر یہ حوالہ آپ مجھ کو دکھا دیتے۔ تو پھر میرے ساتھ جو اس وقت اکیلا اور مسافر ہوں کیا سلوک کرتے۔ اس پر مولوی صاحب کی گردن جھک گئی۔ اور اس وقت جو ان کی حالت تھی بیان سے باہر ہے۔ اگر ان کو زمین جگہ دیتی تو غرق ہو جاتے اور ایسی مولوی صاحب پر ہیبت طاری ہوئی۔ کہ خدا ہی جانتا ہے۔ اب سارے محلے میں تو مرزائی کہکر پکارتے ہیں۔ اب انصاف یہی ہے۔ کہ مولوی صاحب علانیہ طور پر اپنی مرزائیت کا اعلان کر دیویں۔ اور ہماری مسجد سے علیحدہ ہو جاویں۔ کیونکہ ہمیں یقین ہو چکا ہے۔ کہ مولوی صاحب دل سے مرزائی ہو گئے ہیں۔ والسلام

دستخط ثالثان

احقر الزمان قاضی غلام محی الدین عفی عنہ امام و خطیب مسجد اسٹیشن روڈ امرتسر بقلم خود۔

مظہر علی خاں۔

ابو الحسن بقلم خاص۔

دستخط سامعین

سید مقصود علی۔ نبی بخش بقلم خود۔ عبد اللہ بیگ جان محمد۔ مرزا یعقوب بیگ۔ علی محمد نشان انگوٹھا۔ مستری صدر دین نشان انگوٹھا۔ مستری محمد الدین۔ محمد بخش نشان انگوٹھا۔ منظور احمد۔ مرزا اکلاب بیگ نشان انگوٹھا۔ محمد وزیر بیگ۔ مستری مولا بخش دائم گنج نشان انگوٹھا۔ سیٹھ غلام محمد صاحب دائم گنج نشان انگوٹھا۔ مرزا نواب بیگ محلہ دائم گنج نشان انگوٹھا۔ سوہن پہلوان نشان انگوٹھا۔ بقلم خود مہر الدین۔ غلام نبی۔ رحمت اللہ دائم گنج نشان انگوٹھا کریم بخش شیر فروش نشان انگوٹھا۔ بدر الدین۔ نظام الدین۔ مرزا اعظم بیگ دائم گنج نشان انگوٹھا۔

(سرفراز خاں معرفت احمد بیگ کاپر نزد رنگ محل سکول۔ لاہور۔ ۱۷/۵/۳۳)

اگود بھری حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ حب اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کے لئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے۔ تو یہی حب اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرا دیں۔ اگر آپ نے بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے تو حب اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کرا دیں۔ حب اٹھرا امراض اٹھرا کا تریاق ہے۔ اٹھرا کی شناخت حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہیں۔ اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ رحم کی تمام کمزوریاں دور کرتی بچہ کو طاقتور بناتی۔ حمل کو گرنے سے روکتی اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ۔ یکدم منگوانے پر صرف ۱۱ روپیہ علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔

المشتہر

نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان